108014-روزے کی حالت میں مسواک اور ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا

سوال

کیا مسواک یا کابجیٹ ٹوتھ پیسٹ یا کوئی اور ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

پسندیدہ جواب

روزے دار کے لیے روزے کی حالت میں مسواک اور ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا جائز ہے، لیکن اسے نکلنے سے احتراز کیا جائے، بلکہ روزے دار وغیرہ کے لیے تو مسواک کرنا سنت ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"بغیر کسی نزاع و اختلاف کے مسواک کرنا جائز ہے، لیکن زوال کے بعد اس کی کراہت علماء کرام کا اختلاف ہے اور اس میں دو مشہور قول ہیں اور یہ امام احمد سے دونوں روایت ملتی ہیں۔

لیکن اس کی کراہت پر کوئی دلیل نہیں ملتی جو جو مسواک کی عمومی نصوص کو مخصوص کرتی ہو" انتہی

دیکھیں: الفتاویٰ الجبرمی (474/2).

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا روزے دار خوشبو لگا سکتا ہے، اور کیا روزے دار کے لیے دن کے وقت مسواک کرنی جائز ہے، اور کیا عورت مندمی لگا سکتی ہے یا کنگھی کرنے کے لیے بالوں کو تیل لگا سکتی ہے؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

"اسے لباس یا بدن اور سر پر پہننے والی ٹوپی اور پگڑی پر خوشبو لگانا جائز ہے، لیکن وہ خوشبو کو اپنے ناک کے ذریعہ مت کھینچے۔

اور روزے دار دن کے وقت مسواک بھی کر سکتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھوں تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دے دوں" متفق علیہ۔

یہ حدیث نماز ظہر اور عصر کو بھی شامل ہے کہ روزے دار اور دوسرا شخص ان نمازوں کے وقت بھی مسواک استعمال کر سکتا ہے، ہمیں تو اس سے منع کرنے کی کوئی دلیل معلوم نہیں ہے۔

عورت بھی مندمی لگا سکتی ہے، اور بالوں کو کنگھی کرنے کے لیے تیل بھی لگانا جائز ہے؛ کیونکہ یہ روزے پر اثر انداز نہیں ہوتی، اور اسی طرح مرد کو بھی حق حاصل ہے کہ وہ کوئی تیل وغیرہ

دوسری مرہم لگا سکتا ہے، چاہے روزے سے ہی ہو" انتہی

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (328/10).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

روزے دار کے لیے ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"مسواکی طرح ٹوتھ پیسٹ سے بھی دانت صاف کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن یہ ہے کہ اسے اس سے اپنے پیسٹ میں کچھ لے جانے سے اجتناب کرنا چاہیے، اور اگر بغیر ارادہ کے خود بخود ہی کچھ غالب آجائے تو اس پر قضاء نہیں ہوگی" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز (260/15).

واللہ اعلم.